آسان دینیات سیوم

مولفہ جناب مولینا بخاری صاحب



پبلشرز: ہمدرد بکڈپو حبہ ڈی بکسیلرز اینڈ پبلشرز سرینگر کشمیر

آسان دینیات

حصہ سوم

پانچویں جماعت کے لئے

مؤلفہ

جناب مولینا سیّد محمّد قاسم شاہ صاحب بخاری

پرنسپل اورینٹل کالج انجمن نصرۃ الاسلام سرینگر

صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں و کشمیر

پبلشر

ھمدرد بک ڈپو حبہ کدل بک سیلرز پبلشرز اینڈ سٹیشنرز

متصل اسلامیہ ہائی سکول سرینگر کشمیر

قیمت ---------- ۷۵ پیسے

فہرستِ مضامین

تمہید

یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں مسلمان بچے مذہبی احکام اور اخلاقی تعلیم سے بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان زعماء پوری ہمت و ذمہ داری سے مذہبی تعلیم کی اس شان سے سرپرستی نہیں کرتے جس شان اور عزت و تکریم کی یہ تعلیم مستحق ہے، مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دل و دماغ دینی محبت اور اخلاقی قدر و منزلت سے سرشار اور معمور ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی چند محترم حضرات نے اس نیاز مند کو مسلمان بچوں کے لئے ایسا سلسلۂ دینیات مرتب کرنے کا حکم دیا جو ایک طرف نہایت سہل اور آسان ہو اور دوسری طرف وہ اختلافی بحران اور عبارت کی پیچیدگی سے پاک اور مقامی طبیعت کے تقاضا کے مطابق بھی ہو۔

سردست نیاز مند نے ان حضرات کے حکم کی تعمیل میں تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت کے مسلمان طالب علموں کے لئے تین آسان کتابیں تالیف کیں۔ ان میں زبان، طرزِ ادا اور دوسری مطلوبہ فرمائشوں کی حتیٰ الامکان رعایت رکھی گئی ہے اور تحقیق و تفتیش میں اپنے اُستاد حضرتِ علّامہ مولانا محمد کفایت اللہ الدہلوی سابق صدر جمعیۃ علماءِ ہند کی اتباع و پیروی کی اور بزرگوں کے فرمودات سے کہیں تجاوز نہیں کیا۔ پھر بھی جو خامیاں ان کتابوں میں اس وقت رہ گئیں، اِن شاءَ اللہ آیندہ کے ایڈیشن میں اُن کی تلافی ہو گی۔ اساتذۂ کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے مفید مشوروں سے ناچیز مؤلف کو نوازیں گے ؛

(ابخاری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

طہارت کا بیان

پیارے بچّو! آسان دینیات کے دوسرے حصّے میں آپ نے دینِ اسلام کے عقاید اور اسلامی آداب پڑھ لیے ہیں۔ یہاں ہم سب سے پہلے نماز کی فضیلت اور اُس کے احکام بتانا چاہتے ہیں۔ لیکن شریعت میں نماز پڑھنے سے پہلے پُوری طہارت اور پاکی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ طہارت کے بغیر نماز پڑھنا سخت گناہ ہے۔ اس لئے ہم یہاں طہارت اور وضو کے مسائل بیان کرتے ہیں تاکہ آپ نماز پڑھنے کے قابل ہو جاؤ گے۔

پاک پانی کی قسموں کا بیان

عام طور پر پاکی پاک پانی سے کی جاتی ہے۔ پاک پانی کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔ بارش کا پانی ۲۔ چشموں اور کنوؤں کا پانی ۳۔ پگھلی ہوئی برف کا پانی ۴۔ نہروں اور دریاؤں کا پانی۔ ۵۔ بڑے بڑے تالابوں کا پانی۔ اِن تمام قسموں کے پانی سے استنجا اور وضو کرنا اور پاک چیزوں کا دھونا جائز ہے۔

پانی کی وہ قسمیں جن سے وضو کرنا جایز نہیں

۱۔ کسی درخت یا میوہ کا نچوڑ ۲۔ وہ پانی جس پر کوئی دوسری چیز اس طرح غالب آجائے کہ پانی کی طبیعت بدل جائے۔ جیسے شوربا وغیرہ ۳۔ وہ پانی جس کا رنگ، بو یا اور کوئی وصف کسی چیز کے گرنے یا مل جانے سے بدل جائے۔ ۴۔ ایسا بہتا یا کھڑا پانی جس میں نجاست کا اثر غالب ہو۔ ۵۔ مستعمل پانی۔ یعنی وہ پانی جس سے وضو یا وضو پر وضو کیا جائے۔ یا کوئی ناپاک چیز

دھوئی جائے۔ مُستعمل پانی بدن پر سے گرتے ہی مُستعمل سمجھا جاتا ہے۔ ۶۔ حرام جانوروں کا جھوٹا پانی ۷۔ وہ پانی جو تھوڑا اور ایک جگہ بند ہو۔ اگر اس میں ناپاکی گر جائے تو وہ بھی بہت سے عُلماء کے نزدیک ناپاک ہے۔

پانی میں رہنے والے جانوروں کا حُکم

اور اُن جانوروں کا جن میں خون نہیں

پیارے بچّو! یہ بات بھی اچھّی طرح سمجھ لو کہ جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ اور وہ جانور جن کے بدن میں خون نہیں ہوتا ہے۔ جیسے بھڑ، مکّھی، چیونٹی، مچھّر، پسو، چھپکلی۔ اس قسم کے جانوروں کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ مگر زہریلے جانور کے پانی میں مرنے کی صُورت میں زہر کے اثر کے خوف سے اُس کے استعمال سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

اب تمھیں یہ بات معلوم ہوگئی کہ طہارت (پاکی)، پاک پانی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور پاک پانی کی قسمیں بھی تمھیں معلوم ہوگئی ہیں۔

اور یہ بات بھی جان لو کہ طہارت کے احکام علیحدہ علیحدہ ہیں. جیسے کپڑوں کی پاکی، بدن کی پاکی، نماز پڑھنے کی جگہ کی پاکی، تلوار کی پاکی، یعنی یہ بات نہایت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن، اس کے کپڑے اور اگر اُس کے بدن پر تلوار لٹکی ہوئی ہو. اور اسی طرح نماز پڑھنے کی جگہ یہ سب چیزیں پاک ہونی چاہئیں. تب نماز پڑھنے والا نماز شروع کر سکتا ہے. اس لئے آنے والے سبق میں ان کے مُختصر احکام سمجھ لیجئے۔

سوالات

۱- طہارت کسے کہتے ہیں؟

۲- طہارت عام طور پر کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟

۳- پاک پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟

۴- وہ کون سے پانی ہیں جن سے وضو کرنا جائز نہیں؟

۵- مُستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

۶- بتاؤ جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہیں یا جن جانوروں کے بدن میں خون نہ ہو اگر وہ پانی میں مر جائیں گے تو کیا پانی ناپاک ہوگا-؟

۷- وہ کون سی چیزیں ہیں جن کا نماز کے وقت پاک ہونا ضروری ہے؟

سبق نمبر ۲

مختلف چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

اگر کپڑے پر ناپاکی لگی ہو تو اگر وہ ناپاکی آنکھوں سے دِکھائی دیتی ہے تو اس کو اس طرح دھولو کہ اُس کا اثر کپڑے سے دُور ہو جائے۔ جیسے بیٹ، لید، گوبر اور اگر وہ ناپاکی آنکھوں سے دِکھائی نہ دیتی ہو جیسے پیشاب تو ایسے وقت اس کپڑے کو تین دفعہ دھونا چاہیئے۔ یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیئے کہ نجاست، ناپاکی کو کہتے ہیں۔ یہ طہارت کی ضِد ہے۔ یعنی طہارت پاکی کو اور نجاست ناپاکی کو کہتے ہیں۔ جس طرح طہارت کی کئی قسمیں ہیں اُسی طرح نجاستِ حقیقیہ کی بھی دُو قسمیں ہیں :۔

۱۔ نجاستِ غلیظہ ۲۔ نجاستِ خفیفہ

نجاستِ حقیقیہ سے وہ ظاہری ناپاکی مُراد ہے جو دیکھنے میں آئے۔ جیسے پیشاب، پاخانہ۔ نجاستِ حکمیہ سے وہ ناپاکی

مُراد ہے جو شریعت کے حُکم سے ثابت ہو۔ جیسے بے وضو اور بے غُسل ہونا۔

نجاستِ غلیظہ کا بیان

نجاستِ غلیظہ وہ نجاست ہے جس کا ناپاک ہونا قرآنِ مجید یا کسی حدیث سے ثابت ہو جیسے لید، گوبر، حرام جانوروں کا پیشاب، خُون، شراب۔

نجاستِ خفیفہ وہ ہے جس کا ناپاک ہونا صراحت کے ساتھ قرآنِ مجید یا کسی حدیث سے ثابت نہ ہو۔ جیسے حلال جانوروں کا پیشاب اور حلال پرندوں کی بیٹ۔ دونوں نجاستوں کے احکام جُداگانہ ہیں۔

نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے جیسے پاخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ وزن کے برابر مُعاف ہے۔ اگر پتلی ہو جیسے شراب، پیشاب تو وہ ایک انگریزی رُوپیہ کے پھیلاؤ کے برابر مُعاف ہے۔ معاف ہونیکا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہے اور نماز اسی طرح پڑھی گئی تو نماز جائز ہو گی مگر وہ

ہوگی۔ اور جان کر بدن یا کپڑے پر اتنی ناپاکی رکھنا جایز نہیں۔
نجاستِ خفیفہ اگر چوتھائی کپڑے یا اعضائے بدن کے کسی عضو
کے چوتھائی حِصّہ سے کم ہو تو مُعاف ہے۔ چوتھائی کپڑے سے
مجموعی کپڑے کا چوتھائی حِصّہ مُراد نہیں بلکہ کپڑے کے اُس حِصّہ کا
چوتھائی حِصّہ مُراد ہے جس پر ناپاکی لگی ہو۔ یعنی اگر آستین پر ناپاکی
لگی ہو تو صرف اس کا چوتھائی حِصّہ اور اگر گریبان پر لگی ہو تو
اس کا چوتھائی حِصّہ مُعاف ہے۔

زمین کی پاکی کا بیان

اگر زمین ناپاک ہو جائے تو وہ سُوکھ جانے سے پاک ہو جاتی
ہے۔ اس کا خشک ہونا ہی اس کا پاک ہونا ہے۔ ہمارے پیارے
پیغمبر صاحب صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا زکوٰۃُ الاَرضِ
یُبسُھَا زمین کی پاکی اُس کا خشک ہونا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی جگہ
ناپاک ہو جائے تو جونہی وہ سُوکھ جائے تو اس پر نماز پڑھ سکتے
ہیں مگر اس جگہ تیمّم نہیں کر سکتے۔ اس کا فرق بڑی کتابوں میں

معلوم ہو جائیگا۔

تلوار کی پاکی کا بیان

تلوار یا شیشہ پر اگر ناپاکی لگ جائے تو وہ کسی چیز کے ساتھ اس طرح صاف کئے جائیں کہ اُن پر ناپاکی کا اثر بالکُل باقی نہ رہے یعنی اس قسم کی چیزوں کو پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔

اِستنجا کرنے کا شرعی طریقہ

بچّو! اب ہم تم کو اِستنجا اور وضو کرنے کا طریقہ سِکھاتے ہیں جب نماز کا وقت قریب ہو جائے اور تم کو پیشاب یا پاخانہ کرنے کی ضرورت ہو تو پہلے تم اس سے فراغت حاصل کر لو۔ بے پردہ اور عام راستوں پر پیشاب یا پاخانہ مت کیا کرو۔ اِس طرح کرنا بڑی بے ادبی ہے۔ پیشاب، پاخانہ سے فراغت پانے کے بعد پُوری احتیاط کیساتھ مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کی جگہ صاف کر لو۔ اور پیشاب سے پاکی کرنا ہو تو ایک ڈھیلہ کافی ہے۔ پھر اُس جگہ کو پانی سے دھو لو۔ اگر تمہارے پاس پانی کی گُنجایش ہو۔

اِستنجاء کوئلہ، کاغذ، کپڑا، ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں سے کرنا مکروہ ہے۔ اِس طرح پیشاب، پاخانہ کرنے کے بعد پاکی کرنے کا نام شریعت کی زبان میں اِستنجا ہے۔

وضو کرنے کا شرعی طریقہ

اِستنجا سے فراغت پاکر مسواک کرلو۔ یہ پیغمبر خدا کی سُنّت ہے۔ آپ نے مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے وضو میں مسواک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مسواک کرنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں ورنہ دانت خراب ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ بدلتا ہے اور اِن پر میل جم جاتی ہے۔ مُنہ سے بدبُو آنے لگتی ہے۔

اِس کے بعد پانی کا لوٹا اپنے بائیں طرف رکھو اور اگر نل سے وضو کرنا ہو تو اس بات کا خیال رکھو کہ پانی زیادہ خرچ نہ ہو۔ بعض بچے ٹونٹی کھلی چھوڑ دیتے ہیں اور پانی ضایع ہو جاتا ہے ایسا کرنا بہت گناہ ہے، وضوء شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پڑھو۔ اِس کے بعد پہنچوں تک تین دفعہ ہاتھ دھولو پھر

تین مرتبہ کلّی کرو اور اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانتوں کو مل لو۔ پھر
ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کر ناک صاف کر لو۔ اس کے بعد دونوں
ہاتھوں میں پانی لے کر پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک
اور دونوں کانوں تک پورا چہرہ دھو لو۔ اِس طرح تین دفعہ چہرہ
دھو لو۔ چہرہ پر پانی اس طرح آہستہ آہستہ ڈالو کہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔ پھر
دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھو لو پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت
تین دفعہ دھو لو۔ اگر انگلیوں میں انگوٹھی ہو تو اس کو ہلا لو تاکہ اُس کے
نیچے بھی پانی پہنچ جائے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو تر کر کے
پُورے سر کا ایک مرتبہ مسح کر لو۔ سر کے مسح کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ
دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو تر کر کے پیشانی پر رکھ کر سر پر پھیرتے
ہوئے گدی تک لے جاؤ۔ اور پھر گدی سے سر کے دائیں بائیں
پھیرتے ہوئے پیشانی تک لے آؤ۔ پھر ایک مرتبہ دونوں کانوں
کا نئے پانی سے مسح کر لو۔ کانوں کے مسح کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ
دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی دائیں کان کے اندر کے حصّہ میں
پھیرو۔ اِسی طرح دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے پیچھے نیچے

اُوپر پھیر دو اور آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اندر خلال کرو۔ وضوء میں اپنے ہاتھ، چہرہ، پاؤں کو خوب اچھی طرح مل کر دھولو۔ اس بات کا پُورا خیال رکھو کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ وضوء سے فراغت کے بعد یہ کلمات پڑھو:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؎

سوالات

۱۔ نجاست کی ضد بتاؤ۔

۲۔ نجاستِ حقیقیہ اور نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں۔؟

۳۔ نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ میں کیا فرق ہے؟

۴۔ بے وضوء یا بے غسل ہونا نجاستِ حقیقیہ ہے یا نجاستِ حکمیہ۔؟

۵۔ نجاستِ غلیظہ سے شریعت نے کتنا مُعاف کیا ہے؟

۶۔ اِستنجاء کسے کہتے ہیں؟ کس کس چیز سے اِستنجاء مکروہ ہے؟ کھڑے ہو کر وضوء کرنے کا طریقہ دکھاؤ ؎

پیارے بچّو! اُوپر تم نے وضوء کرنے کا شرعی طریقہ معلوم کرلیا۔ اب یہ بات سمجھ لو کہ وضوء میں کچھ کام فرض ہیں، کچھ سُنّت اور کچھ مُستحب ہیں۔ لہٰذا ان کی تشریح کرنا بھی ضروری ہے :۔

وضوء میں فرائض کا بیان

۱۔ پُورے مُنہ کا دھونا یعنی پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔ ۲۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا ۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضوء کی سُنّتوں کا بیان

۱۔ نیت کرنا ۲۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا ۳۔ تین دفعہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا ۴۔ مِسواک کرنا ۵۔ تین بار کُلّی کرنا ۶۔ تین بار ناک میں پانی ڈالنا ۷۔ داڑھی کا خلال کرنا۔ ۸۔ ہر عضو تین تین بار دھونا ۹۔ ایک بار سارے سر کا مسح کرنا۔

۱۰۔ ترتیب سے وضوء کرنا۔ پے درپے اعضاء دھونا یعنی وضوء میں اتنی تاخیر نہ کرنا کہ دوسرا عضو دھوتے وقت پہلا عضو خشک ہوا ہو۔

مستحباتِ وضوء کا بیان

۱۔ وضوء دائیں طرف سے شروع کرنا ۲۔ وضوء کے کام خود کرنا۔ ۳۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے وضوء کرنا ۴۔ ایسی جگہ پر وضوء کرنا جہاں پانی اکٹھا نہ ہو جائے ۵۔ گردن کا مسح کرنا[1]۔

وہ چیزیں جو وضوء میں مکروہ ہیں

۱۔ ناپاک جگہ پر وضوء کرنا ۲۔ وضوء کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔ ۳۔ سنت کے خلاف وضوء کرنا۔ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

وہ چیزیں جن سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے

دیندار بچو! یاد رکھو وضوء آٹھ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے:۔

۱۔ پیشاب یا پاخانہ کرنا یا پیشاب، پاخانہ کے راستوں میں سے

---

[1] بعض عالموں کے نزدیک گردن کا مسح کرنا مستحبات میں داخل نہیں۔

کسی چیز کا نِکلنا ۲۔ ہَوا کا نِکلنا ۳۔ بدن کی کسی جگہ سے خُون یا پیپ کا نِکل کر ایسی جگہ کی طرف پہُنچنا جِس کا دھونا وضو یا غسل میں ضروری ہو ۴۔ مُنہ بھر کے قے کرنا ۵۔ لیٹ کر یا چیت لیٹ کر سونا یا کسی ایسی چیز کے ساتھ سہارا دے کر سونا کہ اگر وہ چیز اُس سے دُور کی جائے تو وہ اُس سے گِر جائے ۶۔ بے ہوشی کا طاری ہونا ۷۔ مجنُون (دیوانہ) ہونا ۸۔ رکوع یا سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ۔

سوالات

۱۔ وضوء کرنے کا شرعی طریقہ دِکھائیے۔
۲۔ وضوء میں کِتنے فرض ہیں؟
۳۔ وضوء کی سُنتیں کیا کیا ہیں؟
۴۔ مُستحباتِ وضوء بیان کیجئے۔
۵۔ وضوء میں کِن چیزوں سے بچنا چاہئیے؟
۶۔ وہ چیزیں بیان کیجئے جن سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسرا باب

تیمم کا بیان

سمجھدار بچو! تم نے وضو کا طریقہ اچھی طرح معلوم کیا مگر تم جانتے ہو کہ آدمی کبھی بیمار ہوتا ہے اور بیماری کی وجہ سے وہ پانی استعمال کر نہیں سکتا۔ اسی طرح کبھی پانی نہیں ملتا۔ یا آدمی ریل یا ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہو۔ اتفاق سے وہاں پانی ختم ہو گیا ہو۔ اور نماز کا وقت نزدیک ہو ایسے وقت میں تم بے وضو ہو تو نماز نہیں پڑھ سکتے کیونکہ ایسا کرنا بڑا گناہ ہے۔ اور نہ تم نماز چھوڑ سکتے ہو۔ پھر کیا کرو گے۔ سمجھ لو تم کو ایسے وقت میں تمہاری سہولت اور آسانی کے لئے خدا تعالیٰ نے تیمم کا حکم فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ اور اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ہمارا دین آسان ہے۔ اس میں ہماری کمزوریوں کا

پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

تیمّم کا بیان اور اُس کا طریقہ

تیمُّم عربی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں اس کا معنی ہے "ارادہ کرنا"۔ شریعت میں تیمُّم سے یہ مُراد ہے کہ آدمی نیّت کر کے اپنے دونوں ہاتھ پاک مٹّی پر مارے۔ پھر ان کو پورے چہرے پر (وضو کر کے) پھیر دے۔ پھر دوبارہ اپنے ہاتھ پاک مٹّی پر مار کر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے کہنی سمیت اچّھی طرح پھیر دے۔ اس طرح کرنے کا نام تیمّم ہے۔ اور تیمُّم کا طریقہ وضو کرنے والے اور غسل کرنے والے شخص کے لئے یکساں ہے۔ تیمُّم کرنے سے آدمی اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ وضو یا غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اب وہ نماز بھی پڑھ سکتا ہے اور قرآن شریف بھی چھو سکتا ہے۔ مگر یہ بات اچّھی طرح یاد رکھو کہ جس طرح وضو میں تمام چہرے اور ہاتھوں پر پانی پہنچنا ضروری ہے۔

اسی طرح تیمّم میں بھی سارے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا پھیرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی جگہ باقی رہ جائے تو تیمّم نہیں ہوگا۔ ہاں بچّو! دو باتیں خوب یاد رکھو:-

۱۔ تیمّم میں تین فرض ہیں:- ۱۔ نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنا ۳۔ دونوں ہاتھ دو ضربوں سے چہرہ اور کہنیوں پر اس طریقہ سے پھیرنا جس طرح ہم نے بیان کیا۔

۲۔ تیمّم پاک مٹی، غبار، ریت، پتھر، چونا پر کیا جاتا ہے۔ اور ایسی چیزوں پر جو آگ میں پگھل جاتی ہیں یا آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ ان پر تیمّم کرنا درست نہیں۔

نواقضِ تیمّم

ان چیزوں کا بیان جن سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے

پیارے بچّو! تم بہت سمجھدار ہو اس لئے تم ضرور ہم سے یہ سوال کروگے کہ جس طرح وضو آٹھ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح تیمّم بھی کسی چیز سے ٹوٹ جاتا ہوگا۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ تیمم بھی اُن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے جن سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور ہر جب بیماری جاتی رہے اور پانی کا استعمال کچھ تکلیف نہ دے یا پانی مل جائے تو اُس وقت بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اگر کسی نے قرآن شریف پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں داخل ہونے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کر لیا تو اس تیمم سے نماز جایز نہیں۔ ہاں اگر نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کے لئے تیمم کرے تو اُس سے نماز جایز ہے۔

سوالات

۱۔ تیمم شریعت میں کیسے کہتے ہیں؟

۲۔ تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

۳۔ تیمم میں کتنے مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ رکھنے پڑتے ہیں؟

۴۔ تیمم میں کتنے فرض ہیں؟

۵۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

تیسرا باب

موزوں اور جبیرہ پر مسح کرنا

وضوء میں ایک صُورت ایسی بھی ہے جس میں پاؤں دھونا ضروری نہیں۔ بلکہ پاؤں پر مسح کرنا کافی ہوتا ہے۔ وہ صُورت یہ ہے کہ اگر کسی نے چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں یا ایسے اُونی، سوتی موزے پہنے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ یا وہ ایسے اونی، سُوتی موزے پہنے جو اتنے موٹے اور گاڑے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں تو اس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وضوء کر کے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے۔ پھر وضوء ٹوٹنے کی حالت میں بھی موزے پہنے ہوئے ہو۔ اگر آدمی اپنے گھر یا رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے

اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح کرنا جایز ہے۔ مسح اس طرح کرے کہ ہاتھ کی انگلیاں پانی میں بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری رکھے۔ صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں اگر موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جایز نہیں اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے۔[1]

جبیرہ پر مسح کرنے کا طریقہ

جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی ٹھیک کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے۔ یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ مراد ہے۔ اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا اکھاڑنا تکلیف پہنچائے تو اس وقت اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ مگر یہ بات اچھی طرح یاد رکھو کہ ساری مرہم پٹی پر مسح کرنا چاہیئے۔ خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو۔

سوالات

۱۔ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟ ۲۔ بتاؤ مسح کی کتنی مدت ہے؟
۳۔ پاؤں پر مسح کرنے کا طریقہ دکھاؤ۔ ۴۔ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا درست ہے؟
۵۔ جبیرہ کسے کہتے ہیں اور اس پر مسح کرنا کس وقت درست ہے؟

---

[1] نوٹ۔ بازاروں میں جو باریک موزے بیچے جاتے ہیں ان پر مسح کرنا اکثر علماء کے نزدیک جایز نہیں۔

چوتھا باب

غسل کا بیان

غسل نہلانے کو کہتے ہیں۔ غسل میں بدن کی پاکی اور صفائی مقصود ہوتی ہے۔ غسل کرنے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹھنوں تک دھوئے۔ پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے۔ پھر ایسا وضوء کرے جیسا کہ نماز کے لئے کرتا ہے۔ پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے۔ پھر سارے بدن پر تین دفعہ پانی بہائے۔ کلّی کرے۔ ناک میں پانی ڈالے۔ شریعت میں غسل کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ غسلِ فرض ۲۔ غسلِ سُنّت۔ ۳۔ غسلِ مستحب۔ ۱۔ غسلِ فرض وہ غسل ہے جس سے مسلمانوں پر نہانا فرض اور ضروری ہو جاتا ہے۔ اُن میں سے ایک مرد اور عورت دونوں پر شامل ہوتا ہے اور آخری دو صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔

۱۔ یہ مردوں اور عورتوں پر اُس وقت فرض ہوتا ہے جب کہ اُن کی بلوغیت ایک خاص طریقہ سے یقینی ہو جاتی ہے۔

۲۔ یہ اُس وقت عورتوں پر فرض ہو جاتا ہے جب کہ اُن سے ماہواری خون منقطع ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ عورتوں پر اُسوقت فرض ہو جاتا ہے جبکہ اُنکی زچگی کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔

غُسلِ سُنّت کا بیان

غُسل کے سُنّت[1] چار ہیں:۔ ۱۔ جُمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ ۲۔ دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا ۳۔ حج کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا ۴۔ عرفات میں ٹھہرنے کے لئے غسل کرنا۔

غُسلِ مُستحب کا بیان

غُسلِ مستحب[2] بہت ہیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں:۔

۱۔ شعبان کے مہینے کی پندرہویں رات میں جسے شبِ برات کہتے ہیں۔

۲۔ سورج گرہن اور ۳۔ چاند گرہن کی نماز ادا کرنے کے لئے غسل کرنا۔

۴۔ میّت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا ۵۔ کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔

---

[1] یہ پیغمبر صاحب نے سُنّت قرار دئے ہیں۔ [2] یہ غسل اچھے اور بہتر ہیں اور اگر کوئی نہ کرے تو گنہگار نہیں ہوگا۔

پانچواں باب

اذان و اقامت کا بیان

پیارے بچو! اب تک تم نے طہارت، وضو، تیمم، مسح اور غسل کے اور پاک و ناپاک پانی کے شرعی معانی اور احکام معلوم کرلئے۔ اب تم نماز پڑھنے کے قابل ہو گئے ہو۔ لیکن فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے اُس کے لئے پہلے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ سب محلہ والے ایک ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک ہو سکیں۔

اس اعلان کا نام شریعت کی زبان میں "اذان" ہے۔

اذان کے اصلی کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ   اَللّٰہُ اَکْبَرُ

خدا سب سے بڑا ہے   خدا سب سے بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ   اَللّٰہُ اَکْبَرُ

خدا سب سے بڑا ہے   خدا سب سے بڑا ہے۔

شرعی طریقۂ ادا:۔

یہ دونوں کلمے ایک سانس میں اُونچی آواز سے قبلہ کیطرف مُنہ کرکے کہو۔

یہ بھی اُونچی آواز میں ایک سانس میں ادا کرو۔

کلماتِ اذان	شرعی طریقۂ ادا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں	قبلہ کی طرف مُنہ کرکے ایک سانس میں اُونچی آواز میں کہو۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں	
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں	〃
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں	〃
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نماز کے لئے آؤ	یہ کلمہ اپنی دائیں طرف مُنہ کرکے پڑھو مگر تمہارا سینہ قبلہ کی طرف
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نماز کے لئے آؤ	〃
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کامیابی کی طرف آؤ	یہ اپنے بائیں طرف مُنہ کرکے پڑھو۔ مگر تمہارا سینہ قبلہ کیطرف برقرار رہے۔
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کامیابی کی طرف آؤ۔	〃

اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ خُدا سب سے بڑا ہے۔ خدا سب سے بڑا ہے	جس طرح شروعِ اذان میں تم نے یہ کلمات پڑھے تھے اسوقت بھی اسی طرح پڑھو۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں	قبلہ کی طرف مُنہ کر کے پڑھو۔

اذان کے کلمات پڑھ کر معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کلمات پندرہ ہیں۔
پانچوں نمازوں کی اذان میں کوئی فرق نہیں۔ صرف صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم (نماز نیند سے بہتر ہے) پڑھتے ہیں۔

اذان کا جواب

اذان کا جواب دینا ضروری ہے۔ اذان کے دو جواب ہیں
ایک قولی وہ یہ کہ مُؤَذِّن یعنی اذان کہنے والا زبان سے جو کلمہ پڑھتا جائے تو تم بھی آہستہ آہستہ اُس کو پڑھتے جاؤ۔ مگر جب مُؤَذِّن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے تو تم اُس وقت لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ پڑھو۔ اور جب وہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو تم مَاشَاءَ اللهُ پڑھا کرو۔
اذان کا دوسرا جواب فعلی ہے۔ جس وقت مُؤَذِّن تم کو اذان کے

کلمات سے خدا کی عبادت کی طرف بلائے تو تم دنیا کے تمام کام چھوڑ کر مسجد میں حاضر ہو کر نماز باجماعت میں شریک ہو جاؤ۔

اذان کی دعا

مُؤذّن جب اذان سے فارغ ہو جائے تو وہ اور اذان سُننے والے اُس وقت یہ دُعاء پڑھا کریں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ اس دُعاء کے ساتھ درودِ شریف بھی پڑھو گے تو کیا ہی اچھا ہے۔

(ترجمہ) اے اس پُوری دُعاء کے اور اے کھڑی ہونے والی نماز کے مالک! حضرتِ محمدؐ کو وسیلہ اور اُونچا درجہ عطا فرما اور آپؐ کو اُس مقامِ محمُود سے سرفراز فرما جس کا تم نے آپؐ سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں۔

ہوشیار بچو! یہ بات تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے کہ اذان کا
مقصد تو یہ ہے کہ اُن لوگوں کو نمازِ باجماعت کی طرف بُلایا جائے
جو مسجد سے باہر ہوتے ہیں اور جس وقت لوگ مسجد میں جمع ہوتے
ہیں تو وہ اس وقت نفل نماز یا اذکار و اوراد میں ہوتے ہیں
تو دوبارہ اُن کو جماعت کے لئے اذان کے کلمات کے ذریعے
بُلایا جاتا ہے تاکہ فوراً جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اس بُلاوے
کا نام شریعت میں اقامت ہے۔ اقامت اور اذان کے کلمات
میں کوئی فرق نہیں۔ اِقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے
بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (نمازِ جماعت کھڑی ہو گئی) دو[۲] مرتبہ
پڑھا جاتا ہے۔

اذان و اقامت میں ان چیزوں کا خیال رکھو

۱۔ اذان و اقامت با وضو کہا کرو ۲۔ دونوں کے وقت قبلہ کی
طرف مُنہ کر کے رہا کرو۔ ۳۔ شہادت کی انگلیوں کے پوروں
کو دو کانوں کے سُوراخوں میں ڈال لو۔

۴۔ اذان کے کلمے اُونچی آواز سے کہو۔ ۵۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کے وقت اپنا مُنہ دائیں طرف کر لو۔ ۶۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وقت اپنا چہرہ بائیں طرف کرو۔ مگر سینہ ہر حال میں قبلہ کی طرف کر لو۔ ان چیزوں کو مستحباتِ اذان کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ اذان کِسے کہتے ہیں؟

۲۔ اذان کِس مقصد سے دی جاتی ہے؟

۳۔ اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

۴۔ اذان کے کِتنے کلمے ہیں اور اقامت کے کتنے کلمے ہیں؟۔

۵۔ اذان کی دُعاء سُناؤ۔

۶۔ اذان کے مستحبات بیان کرو۔

چھٹا باب

نماز کے اوقات کے بیان میں

بچو! تم نے سنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے رات دن میں مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں ان کے لئے خاص اوقات مقرر کئے ہیں۔ اس لئے ہم تمہارے لئے ہر نماز کا وقت ترتیب وار بیان کرتے ہیں:۔

نمازِ فجر کا وقت

سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ سفیدی زمین سے اٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے، اسے صبحِ کاذب کہتے ہیں ؛

تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں، بائیں پھیلتی ہے۔ اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اُٹھتی اُسے صُبحِ صادق کہتے ہیں۔ صُبحِ صادق نکلنے سے نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ آفتاب کا کنارہ ذرا سے نکلنے سے ہی فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

نماز ظہر کا وقت

سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو۔ اُس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اُس کے دوگنا ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

نماز عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہونے پر اُس کا وقت شروع ہوجاتا ہے جو سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

مغرب نماز کا وقت

آفتاب غروب ہونے کے بعد شفق ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ شفقِ ابیض سے وہ سفیدی مُراد ہے جو اُس سُرخی کے بعد ظاہر ہوتی ہے جو مغرب کی طرف سے سُورج غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتی ہے۔

عشاء نماز کا وقت

شفقِ ابیض (سفیدئ شفق) جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صُبحِ صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔

پیارے بچّو! یہ بات یاد رکھو کہ عشاء نماز کے بعد اور ایک نماز پڑھی جاتی ہے جس کا نام نمازِ وِتر ہے۔ اس کا وقت عِشاء نماز کے بعد سے شروع ہوجاتا ہے جو صُبحِ صادق تک رہتا ہے مگر وِتر کا عِشاء نماز سے پہلے پڑھنا کسی طرح جائز نہیں۔

تعدادِ رکعات یعنی کس نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

۱۔ فجر کی نماز میں صرف چار رکعتیں ہوتی ہیں۔ پہلی دو رکعتیں سُنّت اور پھر دو رکعتیں فرض۔

۲۔ نمازِ ظہر میں دس رکعتیں اس ترتیب سے پڑھی جاتی ہیں پہلی چار رکعتیں سُنّت ایک سلام سے۔ اس کے بعد چار رکعتیں فرض کی ایک سلام سے۔ پھر دو رکعتیں سُنّت کی ہیں۔

۳۔ نمازِ عصر میں صرف چار رکعتیں فرض کی ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں۔

۴۔ نمازِ مغرب میں پہلے تین رکعتیں فرض کی ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں پھر دو رکعتیں سُنّت کی۔

۵۔ نمازِ عشاء میں پہلی چار رکعتیں فرض کی ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں سُنّت کی پڑھی جاتی ہیں۔ آخر میں تین رکعتیں وِتر کی ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں

پانچوں نمازوں کی رکعتوں کی مجموعی تعداد ۳۲ ہیں جن میں سے ۱۷ فرض، ۱۲ رکعتیں سُنّت اور ۳ رکعتیں وتر کی واجب ہیں

اب تم پانچوں نمازوں کی فرضوں اور سُنّتوں کی مجموعی

رکعتوں کا نقشہ اچھی طرح دیکھ لو۔

نماز کا نام	فرض سے پہلے کی رکعتیں	فرض	بعدِ فرض کی سنتیں
فجر	دو رکعتیں مؤکدہ	دو رکعتیں	×
ظہر	چار رکعتیں سنّتِ مؤکدہ	چار رکعتیں	دو رکعتیں مؤکدہ
عصر	×	چار رکعتیں ۵	×
مغرب	×	تین رکعتیں	دو رکعتیں مؤکدہ
عِشاء	×	چار رکعتیں	دو رکعت سنّت تین رکعت وِتر واجب

ساتواں باب

نماز کے شرائط اور ارکان کا بیان

نماز سے پہلے سات شرطوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہے ان کے پائے جانے کے بغیر نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ وہ سات شرطیں یہ ہیں:-

۵ بعض لوگ فرضِ عصر سے پہلے چار رکعتیں (جو کہ مستحب ہیں) پڑھتے ہیں:

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔ یعنی اس پر کوئی نجاست ظاہری نہ لگی ہو۔ جیسے پاخانہ، پیشاب یا اور کسی قسم کی ناپاکی۔ اسی طرح شرعی ناپاکی سے بھی بدن پاک ہونا چاہیئے یعنی وضو یا غسلِ فرض اُس کے ذِمّہ باقی نہ ہو۔

۲۔ جن کپڑوں میں نماز پڑھی جائے وہ پاک ہونے چاہئیں اُس کی تفصیل طہارت کے باب میں تم پڑھ چُکے ہو۔

۳۔ جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ پاک ہونی چاہیئے اور اس کا ہر قسم کی گندگی اور آلودگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔

۴۔ ستر کی جگہ چھپانا۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہونا چاہیئے اور عورت کے دونوں ہاتھ پاؤں اور چہرہ کے سوا اُس کا تمام بدن قابلِ ستر ہے۔ اُس کے سر کے بال بھی ستر میں شامل ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھو کہ نماز کے سِوا باقی اوقات میں عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے۔

۵۔ وقت کا ہونا۔ یعنی جس نماز کے لئے جو وقت مُقرّر ہے وہ نماز اُسی وقت میں پڑھ لینی چاہیئے جیسا کہ تم کو پہلے

معلوم ہو گیا۔ سمجھدار بچّو! یاد رکھو کہ فرض نمازوں کے لئے وقت مقرر ہے اور نفل نماز دِن اور رات میں جس وقت پڑھنا چاہو پڑھ سکتے ہو۔ ہاں کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن میں ہم نفل نماز بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اُن کا بیان آگے آئے گا۔

۶- قِبلہ کی طرف مُنہ کر کے نماز شروع کر لینا۔ ہم مُسلمانوں کا قِبلہ بیت اللہ یعنی کعبۂ شریف ہے۔

۷- نماز کی نیت کرنا یعنی جِس نماز کو شروع کرے، پہلے دِل سے اُس کی نیت اور ارادہ کرے۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ دل سے جاننا کافی ہے کہ میں فلانی نماز پڑھتا ہوں۔

نماز کے ارکانؔ کا بیان

ارکانِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں

ؔ ارکان، رُکن کی جمع ہے۔ جیسے شرائط، شرط کی جمع ہے۔

ارکان اور شرائط میں صرف اتنا فرق ہے کہ شرائط وہ فرائض ہیں جو نماز سے باہر ہوتے ہیں اور نماز کی صحّت اور درستی اُن کے بغیر نہیں ہوتی۔ اور ارکان اُن فرائض کا نام ہے جو نماز کے اندر ہوتے ہیں اور اگر اُن میں سے کوئی رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

نماز میں چھ ارکان ہیں :-

۱۔ تکبیرِ تحریمہ کہنا : یعنی نماز کی نیت باندھتے وقت ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جاتا ہے۔ اس سے نماز شروع ہو جاتی ہے۔ چونکہ شروع نماز میں جوں ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا جاتا ہے تو وہ تمام باتیں جو نماز کے خِلاف ہوتی ہیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اُسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔

۲۔ نماز کا دُوسرا رُکن قِرأت ہے۔ قِرأت قرآنِ مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اس کی صُورت یہ ہے کہ :- فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نمازِ وتر، سُنّت اور نفل نماز کی تمام رکعتوں میں سُورۂ فاتحہ کے علاوہ کم سے کم ایک لمبی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھ لینی چاہئیں اور فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں

صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

۳۔ نماز کا تیسرا رُکن قیام ہے۔ قیام سیدھے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ نماز میں سیدھا کھڑا رہنا فرض ہے۔ لیکن اگر بیماری یا کسی خوف سے سیدھے طرح کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔ تب بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور نفل نماز میں قیام کرنا فرض نہیں مگر ثواب آدھا ہوگا ٭

۴۔ نماز کا چوتھا رُکن رکوع کرنا ہے۔ رکوع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا اِس قدر جھکے کہ اُس کا سر اور اُس کی کمر برابر رہے۔ اور ہاتھ پسلیوں سے جُدا رہیں۔ اور دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑے ٭

۵۔ نماز کا پانچواں رُکن سجدہ کرنا ہے۔ سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے۔ ہر رکعت میں دو سجدے ہوتے ہیں۔ اور دونوں فرض ہیں۔

۶۔ نماز کا چھٹا رُکن قعدۂ اخیرہ ہے۔ تمام نمازوں کے آخر میں دوزانو اَلتَّحِیَّاتُ پڑھنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ اِسلئے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ سے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک بیٹھنا فرض ہے۔

واجباتِ نماز کا بیان

س: واجباتِ نماز سے کیا مُراد ہے؟

ج: واجباتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں۔ جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھُولے سے چھُوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز دُرست ہو جاتی ہے اور بھُولے سے چھُوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے۔ یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

س: واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

ج واجباتِ نماز چودہ ہیں :- (۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لئے مُقرّر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سُنّت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سُورہ فاتحہ کے بعد کوئی سُورہ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں

پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قراءت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔
(۶) قومہ کرنا۔ یعنے رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع و سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچّھی طرح ادا کرنا۔
(۹) قعدۂ اُولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہّد کی مقدار بیٹھنا۔ (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہّد پڑھنا۔
(۱۱) امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جُمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ (۱۲) لفظِ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔
(۱۳) نمازِ وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دُعائے قنوت پڑھنا۔
(۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سُنّتوں کا بیان

س: نماز کی سُنّتوں سے کیا مُراد ہے؟
ج: جو چیزیں نماز میں حضور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے

ثابت ہوئی ہیں لیکن اُن کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی، اُنہیں سُنّت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے، نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال: نماز میں کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب: نماز میں اکیس سُنتیں ہیں:-

(۱) تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھُلی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیرِ تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے رُکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پڑھنا۔ (۸) بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں

صرف سُورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوّذ اور بِسْمِ اللّٰہ الخ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سُنّت کے مُوافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآنِ مجید پڑھنا سُنّت ہے اُس کے مُوافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔ (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مُقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اِس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہّد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدۂ اخیر میں تشہّد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دُعاء پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا ؛

نماز کے مستحبات کا بیان

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:- (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع و سجدہ میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا۔ (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں اپنا منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا۔

نماز کے واجبات کا بیان

پیارے بچو! اب تک تم نے نماز کے شرائط، ارکان، واجبات سنن اور مستحبات جان لئے۔ اب کچھ تفصیلات کے ساتھ نماز کے مختلف کاموں کے نام یاد رکھو۔

۱۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔

۲۔ تکبیر تحریمہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

نماز کے کام	اُن کی تفصیل
۳۔ رفعِ یدین	شروع نماز میں ہاتھ اُٹھانا۔
۴۔ ثناء	سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پُورا پڑھنا۔
۵۔ تعوّذ	پُورا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الخ پڑھنا
۶۔ تسمیہ	پُورا بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔
۷۔ قراءت	قرآنِ شریف سے کچھ آیتیں پڑھنا۔
۸۔ رکوع	گھٹنوں پر خاص طرح جُھکنا۔
۹۔ تسبیح	رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھنا
۱۰۔ قومہ	رکوع سے سیدھے طرح کھڑا ہونا۔
۱۱۔ تسمیع	قومہ کی حالت میں امام کا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔
۱۲۔ تحمید	قومہ کی حالت میں مقتدی کا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔
۱۳۔ سجدہ	زمین پر پیشانی رکھنا۔
۱۴۔ جلسہ	دو سجدوں کے درمیان اچھی طرح قرار کرنا۔
۱۵۔ تشہّد	اَلتَّحِيَّات پڑھنا وَرَسُوْلُهٗ تک
۱۶۔ تورّک	اَلتَّحِيَّات سے لے کر آخری سلام تک بائیں سُرین پر بیٹھنا۔

۱۷۔ درودِ شریف اَلتَّحِیَّاتُ کی درودِ شریف پڑھنا۔

۱۸۔ دُعائے مغفرت درودِ شریف کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پُوری دُعاء پڑھنا۔

۱۹۔ سلام پھیرنا۔ دُعائے مغفرت کے بعد دائیں طرف مُنہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اور پھر بائیں طرف مُنہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنا۔

سوالات

۱۔ شرائط اور فرائض کے درمیان فرق بتائیے۔

۲۔ نماز میں کِتنے شرائط اور کیا کیا ہیں؟

۳۔ نماز کے واجبات بیان کیجئے۔

۴۔ نماز کے کاموں کے نام بتائیے۔

۵۔ نماز میں کِتنی چیزیں سُنّت ہیں؟

۶۔ نماز کے ارکان کیا کیا ہیں؟

۷۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں سجدے؟

آٹھواں باب

نماز پڑھنے کی پوری ترتیب

پیارے بچّو! اب تک تم نے نماز کے شرائط اور ارکان اور نماز کے مختلف کاموں کے نام معلوم کیئے۔ اب ہم تم کو پوری تفصیل کے ساتھ نماز پڑھنے کی ترتیب سکھاتے ہیں۔

عقلمند بچّو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کروگے تو پہلے اپنا بدن چھوٹی بڑی اور حقیقی اور حکمی ناپاکی سے پاک کر لو۔ اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں یا اس کے قریب قریب فاصلہ ہے۔ پھر اس نماز کی نیت دل سے کر لو جو تم پڑھنا چاہتے ہو اور اگر زبان سے بھی نیت کروگے تو وہ بھی اچھا ہے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ۔ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مُقابل ہوں اور اُنگلیاں

کھلی رہیں۔

اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلی کلائی پر رہیں اور اپنی نظر سجدہ کی جگہ کی طرف رکھو۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ پُورے خشوع کے ساتھ ثنا پڑھو۔ پھر تعوُّذ، پھر تسمیہ پڑھ کر سُورۂ فاتحہ پڑھو۔ جب سُورۂ فاتحہ ختم کروگے تو آہستہ آہستہ آمین کہو۔ سُورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سُورت یا کوئی بڑی آیت یا کم سے کم تین چھوٹی آیتیں پڑھو لیکن اگر تُم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو۔

قرآنِ مجید میں سے جہاں کہیں پڑھو، صحیح صحیح اور صاف صاف پڑھو، پڑھنے میں جلدی نہ کرو پھر اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ انگلیوں کو کھول کر رکھو اور اُن سے گھٹنوں کو پکڑلو۔ پیٹھ کو ایسا سیدھا کرلو کہ اگر اُس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے۔ سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو یعنی نہ زیادہ اُونچا اور نہ زیادہ نیچا ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں کھڑی رہیں۔ پھر

رکوع کی تسبیح ہر تین یا پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم
پڑھو۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔
اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھ لو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے
سجدے میں جاؤ۔ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک
پھر پیشانی رکھو۔ چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے
کان کے مُقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو مِلا کر رکھو تاکہ سب کے
سرے قبلہ کی طرف رہیں۔ کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں
سے علیحدہ رہیں۔ کہنیاں زمین پر مت بچھاؤ۔ سجدے میں تین یا
پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو۔ پھر پہلے پیشانی
پھر ناک پھر ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اُٹھو اور سیدھے
بیٹھ جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بِسْمِ اللّٰہِ الخ اور سُورہ
فاتحہ اور کوئی سُورۃ پڑھو۔ امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو۔ خاموش
کھڑے رہو۔ اسی قاعدہ سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور دُوسرا
سجدہ کر لو۔ دوسرے سجدے سے اُٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر
بیٹھ جاؤ۔ دایاں پاؤں کھڑا رکھو۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے

قبلہ کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ زانو پر رکھو اور اَلتَّحِیَّاتُ
ورسولہٗ تک پڑھو اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
پر پہنچوگے تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ
باندھو اور چھنگلی اور پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا
کر اشارہ کرو۔ لَا اِلٰہَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ پر جھکا دو۔
اگر دو رکعت والی نماز ہو تو درودِ شریف پڑھو اور دعائے مغفرت
پڑھ کر دائیں بائیں طرف سلام پھیر دو۔

جب دائیں طرف سلام کے ساتھ منہ پھیروگے تو اس میں دائیں
طرف کے ساتھ والے فرشتوں (کراماً کاتبین) اور نمازیوں کی نیت
کرو اور جب بائیں طرف سلام پھیروگے تو اس میں بائیں طرف کے
ساتھ رہنے والے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کر لو اور جس طرف
امام ہو، اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں
سلاموں میں مقتدیوں اور فرشتوں کی نیت کرے۔

اگر تین رکعت یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہّد ختم
ہوتے ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور باقی نماز

یعنی ایک رکعت اگر تین رکعت والی نماز ہے یا دو رکعتیں۔ اگر چار رکعتوں والی نماز ہے، اُس کے قاعدے کے مطابق پوری کر کے تشہد کے بعد درود شریف اور دُعاء سے فراغت کے بعد سلام پھیر دو دوسری طرف سلام پھیرتے ہی سمجھو کہ تمہاری نماز ختم ہو گئی۔ اب تم پر وہ چیزیں حلال ہو گئیں جو تکبیر تحریمہ کے وقت سے اِس وقت تک تم پر حرام ہو گئی تھیں ؛

بعدِ سلام کے مستحبات

سلام کے بعد اَستغفِرُ اللّٰہ تین مرتبہ پڑھ کر یہ دُعاء پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پھر آیۃ الکرسی پڑھو۔ اس کے بعد مختصر دُعاء کہو اور سُنّتیں پڑھو اگر اُس کے بعد سُنّتیں ہوں۔ پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس مرتبہ اور درود شریف پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگو ؛

سوالات

۱۔ تشہد میں ہاتھ کہاں پر رکھتے ہیں؟
۲۔ تشہد میں اشارہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
۳۔ کس لفظ سے اشارہ شروع کرتے ہیں؟ اور ختم کہاں پر کرتے ہیں؟
۴۔ نماز کا سب سے پہلا کام اور آخری کام کیا ہے؟

نمازِ جُمعہ کا بیان

دیندار بچّو! اب تک تُم نے پانچوں نمازوں کے مختصر احکام معلوم کیے۔ اب ہم تم کو نمازِ جُمعہ کے احکام بتانا چاہتے ہیں۔

ہمارے دین میں ہفتہ کے دنوں کا سردار جُمعہ کا دن ہے اُس کی بڑی فضیلت ہے۔ اس دن ہمارے بابا آدم علیہ السلام دُنیا میں آئے ہیں اور اسی دن قیامت ہوگی۔ اس دن کی اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں۔

آدابِ جُمعہ کا بیان

جُمعہ کے دن نہانا، دُھلے ہوئے یا نئے کپڑے پہننا سُنّت ہے۔

اس دن سورۂ کہف پڑھنا بڑے اجر و ثواب کا سبب ہے. جمعہ کے دن ظہر نماز نہیں بلکہ ظہر کے وقت میں نمازِ جمعہ پڑھی جاتی ہے جس کی تاکید نمازِ ظہر سے زیادہ آئی ہے۔

نمازِ جمعہ کی خصوصیات: ۱۔ نمازِ جمعہ ہر ایک مسلمان پر فرض نہیں بلکہ یہ ایسے مسلمان پر فرض ہے جو آزاد، بالغ، عقلمند، تندرست اور اپنے گھر میں رہنے والا ہو۔

۲۔ نمازِ جمعہ نابالغ بچوں، دیوانوں، مسافروں، اندھوں، اپاہجوں، قیدیوں اور زرخرید غلاموں پر فرض نہیں. ہاں، اگر یہ لوگ بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوں گے تو اُن کی نماز درست ہو گی.

۳۔ یہ نماز صرف شہروں، قصبوں اور بڑے بڑے گاؤں میں پڑھی جاتی ہے۔

۴۔ جمعہ کے دن ظہر کے وقت میں دو اذانیں دی جاتی ہیں. پہلی اذان نماز کے لئے اور دوسری اذان خطبہ کے لئے۔

۵۔ جمعہ کی نماز اکیلے نہیں بلکہ جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔

۶۔ جمعہ کی نماز اگرچہ شہر کی سب مسجدوں میں پڑھی جاتی ہے مگر جامع مسجد میں اس کا پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

۷۔ جمعہ کی نماز میں اُونچی آواز سے قرأت پڑھی جاتی ہے۔

۸۔ جماعت سے پہلے خطیب منبر پر کھڑے ہو کر ۲ خطبے پڑھتا ہے۔ دونوں خطبوں میں تھوڑے سے وقفہ کے ساتھ فرق کر لیتا ہے۔ خطبوں میں دین کے ضروری احکام اور اہم باتوں کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرتا ہے۔ دوسرا خطبہ ختم ہوتے ہی اقامت کہی جاتی ہے۔ خطیب فرض کی دو ۲ رکعتوں کی نیت کر کے نماز پڑھاتا ہے اور دونوں رکعتوں میں قرأت اُونچی آواز سے پڑھاتا ہے۔ فرض کی دو ۲ رکعتوں کے بعد پھر سُنّت کی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں۔ یوں سمجھو کہ جمعہ کے دِن صرف دس رکعتیں ہیں، پہلے چار سُنّت کی۔ پھر دو ۲ رکعتیں جماعت کے ساتھ فرض کی۔ پھر چار رکعتیں سُنّت کی۔ اس طرح جمعہ کے احکام پورے ہو گئے۔

سوالات

۱۔ نمازِ جمعہ کی خصوصیتیں کیا کیا ہیں؟

۲۔ بتاؤ جمعہ کیوں ہفتہ کے دنوں کا سردار ہے؟

۳۔ بتاؤ جمعہ کی نماز خطبہ سے پہلے ہوتی ہے یا خطبہ کے بعد؟

۴۔ آدابِ جمعہ کیا ہیں؟

۵۔ جمعہ کی نماز کن لوگوں پر فرض نہیں؟

نمازِ وتر کا بیان

سمجھدار بچو! ہم نے پہلے تم کو بتایا تھا کہ ایک اور نماز ہے جو عِشاء کی سُنّتوں کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ یہ نماز واجب ہے یعنی اس کا درجہ فرض سے کم اور سُنّت سے زیادہ ہے۔ اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اس کا وقت عِشاء نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ جو صُبح صادق سے کچھ پہلے تک رہتا ہے۔ جو اللہ کے بندے تہجّد نماز پڑھنے کی عادت رکھتے ہیں وہ وِتر نماز تہجّد کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اسی میں اُن کو زیادہ ثواب ہے۔ اور جو لوگ تہجّد نماز پڑھنے کے عادی نہیں وہ وِتر نماز عِشاء کے مُتّصل سونے سے پہلے ہی پڑھ لیتے ہیں۔ اس میں اُن کو سہولت اور آسانی ہے۔

نمازِ وِتر مغرب کی نماز کی طرح ہے۔ فرق اِتنا ہے کہ مغرب نماز فرض ہے اور وِتر نماز واجب ہے۔ دُوسرا فرق یہ ہے کہ نمازِ وِتر کی تیسری رکعت میں سُورۂ فاتحہ اور ضمِّ سُورہ کے بعد کانوں تک ہاتھ اُٹھاؤ۔ اور پھر دُعاءِ قنُوت پڑھو اور پھر رکوع کرکے مُطابِق عادت باقی نماز پوری کرو اور سلام پھیرنے کے بعد بُلند آواز سے سُبحَانَ المَلِکِ

اَلْقُدُّوْسِ دُوْم مرتبہ اور تیسرے مرتبہ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْح پڑھا کرو۔ اور یاد رکھو کہ جس کو دُعاءِ قنوت یاد نہ ہو وہ یہ دُعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

نمازِ تراویح کا بیان

یہ نماز رمضان میں عشاء نماز کے فرض اور سُنّت کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ مردوں اور عورتوں کے لئے سُنّتِ مُؤکّدہ ہے اور اُس کا پڑھنا جماعت کے ساتھ سُنّتِ کِفایہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر محلہ کی مسجد میں تراویح کی جماعت پڑھی جائے۔ اور کوئی شخص تنہا اُسے گھر میں پڑھ لے تو وہ گنہگار نہ ہو گا۔ لیکن اگر محلے کے سب لوگ اُس کی جماعت چھوڑ دیں گے تو تمام محلہ والے گنہگار ہونگے۔ اس کا وقت عشاء کے بعد صبح صادق تک ہے۔

تراویح کا وقت وِتر سے پہلے اور وِتر کے بعد بھی رہتا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وِتر پڑھنے لگے تو یہ شخص اپنے امام کے ساتھ وِتر پڑھے اور وِتر کے بعد تراویح کی باقی رکعتیں پوری کر لے۔

تراویح کی بیس۲۰ رکعتیں ہیں جو دس سلاموں کے ساتھ پڑھی جاتی

ہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہیئے۔

عام طور اہلِ اسلام ہر چار رکعتوں کے بعد یہ تسبیح پڑھتے ہیں۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پورے مہینے میں ایک مرتبہ نمازِ تراویح میں قرآنِ مجید ختم کرنا سنّت ہے۔

رمضان شریف میں وتر کی نماز تراویح کے بعد جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اور باقی مہینوں میں وِتر کی نماز علیحدہ پڑھی جاتی ہے۔

سوالات

۱۔ وتر کی نماز کا وقت بیان کرو۔
۲۔ بتاؤ وِتر کی نماز فرض ہے یا واجب؟
۳۔ کیا واجب کا درجہ سُنّت سے زیادہ ہے یا کم؟
۴۔ وِتر نماز کا وقت بیان کرو۔
۵۔ بتاؤ کہ وِتر کی نماز علیحدہ پڑھی جاتی ہے یا جماعت کے ساتھ۔؟
۶۔ نمازِ تراویح کس نماز کا نام ہے؟
۷۔ یہ سُنّت ہے یا واجب؟ ۸۔ اس کے ادا کرنے کا طریقہ دِکھاؤ۔

دو عیدوں کے شرعی احکام

اور عید نماز ادا کرنے کا طریقہ

پیارے بچو! اسلام نے سال بھر میں دو دن خوشی منانے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ حقیقت میں یہ دو دن قومی اجتماع اور شکرانہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک عید الفطر ہے جو ہمیشہ اسلامی تاریخ کے مطابق شوال کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے۔ یہ رمضان کے روزوں کے شکرانہ کے سلسلہ میں منائی جاتی ہے۔ اور دوسرا دن عید اضحیٰ ہے جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ یہ دن حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی مقدس قربانی کی یاد میں منایا جاتا ہے دونوں عیدوں کی سنتیں یہ ہیں:-

۱۔ مسواک کرنا ۲۔ نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہننا ۳۔ خوشبو لگانا ۴۔ عید گاہ میں عید نماز پڑھنے کے لئے پیدل چلنا ۵۔ ایک راستہ سے عید گاہ جانا اور دوسرے راستہ سے اپنا گھر واپس آنا۔ ۶۔ عید الفطر میں آہستہ آہستہ راستہ میں تکبیر کہنا ۷۔ عید اضحیٰ میں اونچی آواز

سے راستہ میں تکبیر کہنا ۸. عیدُالفطر میں پہلے کھجوروں یا میٹھی چیز سے افطار کرنا اور پھر عیدگاہ کی طرف چلنا ۹. عیدُالفِطر میں صدقۂ فِطر ادا کرنا ۱۰. عید اضحیٰ میں عیدگاہ سے لوٹنے کے بعد اپنے جانور کے گوشت سے کچھ کھا لینا۔

عید نماز ادا کرنے کا طریقہ: دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے جو کہ واجب ہے۔ اِن دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔

نمازِ عید کی نیّت: یہ ہے کہ میں اس امام کے پیچھے عیدالفطر[۱] کی واجب نماز دو رکعت معہ چھ زائد تکبیروں کے پڑھنے کی نیّت کرتا ہوں۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لو اور ثنا پڑھو۔ پھر تین زائد تکبیرات پڑھو اور ہر تکبیر میں اپنے ہاتھ آویزاں چھوڑ دو۔ تیسری تکبیر کے بعد اپنے ہاتھ معمول کے مُطابق باندھو اور باقی نماز عادت کے مُطابق پڑھو۔ صرف دوسری رکعت میں امام کی قراءت کے بعد پھر تین زائد تکبیریں کہو اور ہر تکبیر میں ہاتھ آویزاں رکھو اور چوتھی تکبیر کے بعد رکوع کرو۔ اور عادت کے مُطابق نماز کے باقی کام کر کے سلام پھیرو اور عید نماز ختم ہوگئی۔

اس کے بعد امام صاحب اذان کے بغیر دو خطبے پڑھیگا جن میں صدقۂ فطر اور قربانی کے احکام اور اہم باتوں کی طرف تمہارا ذہن متوجہ کرے گا

---

[۱] اگر عید اضحیٰ ہو تو بجائے عیدالفطر کے عید اضحیٰ کا لفظ کہیے ۱۲

اے عزیز بچو! تم امام صاحب کا خطبہ پوری توجہ کے ساتھ سُننا۔

سوالات

۱۔ عید نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟ ۲۔ عید الفطر کی سُنتیں بیان کرو
۳۔ عید قربانی کی کیا کیا سنتیں ہیں؟ ۴۔ عید نماز میں کتنی تکبیریں زیادہ ہیں؟
۵۔ عید نماز میں خطبہ کس وقت پڑھتے ہیں؟

مُسافر اور اس کی نماز

ہمارے دین میں مُسافر اُس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے گھر سے انگریزی میل کے حساب سے اڑتالیس ۴۸ میل دُور جانے کی نیّت کرے۔ اگر اس سے کم سفر کی نیّت کرے تو وہ شریعت میں مُسافر نہیں۔ یہ سفر عام ہے کہ پیدل ہو یا ریل گاڑی یا ہوائی جہاز سے۔ جوں ہی آدمی سفر کرنے کی نیّت سے اپنے شہر کی بستی سے نکل جائے تو اُس پر سفر کے احکام نافِذ ہوں گے۔ اِس لئے مُسافر جب اِس قسم کے سفر کا ارادہ کرے اور اپنی بستی سے نکل جائے تو وہ قصر کرلے۔ قصر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مُسافر پر یہ مہربانی کی ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز میں اُس پر سے دو رکعتیں مُعاف کی ہیں یعنی مُسافر نمازِ ظہر، نمازِ عصر، نمازِ عشاء میں بجائے چار رکعت کے صرف دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر

لیگا۔ دیکھو ہمارا خدا ہم پر کتنا زبردست مہربان ہے کہ اُس نے ہمارے سفر کا بھی خیال رکھا۔ مسافر باقی نمازیں عادت کے مطابق پڑھے گا۔

بچّو! یہ دو مسئلے ضرور یاد رکھو:-

۱۔ اگر مسافر ایسے شخص کے پیچھے اقتدا کرے جو مقیم ہو یعنی مسافر نہ ہو تو اُس وقت مسافر کو امام کی پیروی کی بناء پر پوری نماز پڑھنی ہے۔

۲۔ جب مسافر کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت کرے تو اُسے نیّت کرتے ہی اپنی نماز پوری پڑھنی ہو گی۔

مریض یعنی بیمار کی نماز

بچّو! تم جانتے ہو کہ آدمی کبھی تندرست ہوتا ہے اور کبھی بیمار۔ بیماری کی حالت میں آدمی کبھی اتنا کمزور ہوتا ہے کہ اُسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی دشوار ہوتی ہے یا اُسے کھڑے ہونے سے سر میں چکّر آنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے یا کھڑا ہونے کی طاقت تو ہے مگر رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا۔ نماز تو چھوڑ نہیں سکتا، وہ کسی حال میں معاف نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایسے وقت بیمار کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ پھر اگر رکوع، سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر لے اور

اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں تو رکوع سجدہ کے اشارے سے سر جھکا کر کرے اور سجدہ کے اشارے میں رکوع کے اشارہ کے مقابلہ میں سر کو زیادہ جھکا دے ۔

سوالات

۱۔ شریعت میں مسافر کسے کہتے ہیں ؟
۲۔ قصر کسے کہتے ہیں ؟
۳۔ وہ کونسی نمازیں ہیں جن میں مسافر کو بجائے چار رکعت صرف دو رکعتیں پڑھنی ہیں ؟
۴۔ وہ کونسی حالت ہے جس میں مسافر کو برابر نماز پڑھنی ہے ؟
۵۔ بیماری کی حالت میں نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے ؟

مفسدات یعنی نماز توڑنے والی چیزیں

آدمی کبھی بے پروائی اور غفلت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات اس سے بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو اب وہ بھی سن لو کہ وہ کیا کیا چیزیں ہیں :۔

۱۔ نماز میں قصداً یا بھول کر باتیں کرنا۔ تھوڑی ہوں یا بہت۔
۲۔ نماز میں کسی کو سلام کرنا یا اس جیسا کوئی لفظ کہدینا۔
۳۔ سلام کا جواب دینا یا چھینک آنے والے کو یرحمک اللہ یا

نماز سے باہر والے کسی شخص کو دعا پر آمین کہنا۔

۴۔ کسی بری خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا۔

۵۔ نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

۶۔ قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۷۔ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔

۸۔ کھانا، پینا چاہے بھولے سے ہو یا ارادہ سے۔

۹۔ قرآنِ مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔

۱۰۔ کپڑا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا۔

۱۱۔ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔

۱۲۔ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

۱۳۔ منہ میں روپیہ، پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت پڑھتے میں دقّت آجائے۔

۱۴۔ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

۱۵۔ انگلیاں چٹخانا ۱۶۔ نماز میں انگڑائی لینا۔

نمبر ایک سے نمبر ۱۶ تک جو چیزیں بیان کی گئی ہیں وہ مکروہ ہیں۔

سجدۂ سہو کا بیان۔ عزیز بچو! اب ہم تم کو ایک ضروری مسئلہ بتاتے ہیں، وہ یہ ہے کہ انسان سے نماز میں بھولے سے غلطی ہو جاتی ہے۔ شریعت نے اس کا علاج سجدۂ سہو رکھا ہے۔ سہو کے معنیٰ ہیں "بھول جانا"۔ کبھی کبھی نماز میں غلطی سے کمی یا زیادتی ہو جاتی ہے مثلاً نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی واجب میں تاخیر ہو جائے یا کسی فرض میں تاخیر یا تقدیم ہو جاتی ہے یا کوئی فرض دو دفعہ ادا کیا جائے جیسے دو رکوع کر لئے جائیں۔ اسی طرح بھولے سے کسی واجب کی کیفیت بدل جائے تو ان تمام صورتوں میں جب نماز کے آخری قعدہ میں بیٹھو گے اور التحیات۔ ورسولہٗ تک پڑھو گے تو صرف دائیں طرف سلام پھیر کر عادت کے مطابق دو سجدہ کرو اور دونوں میں تسبیح پڑھو پھر دونوں سجدوں کے بعد پھر سے التحیات، درود شریف اور دعاء پڑھ کر سلام پھیرو۔ اس طرح تمہاری نماز میں جو نقصان ہو گیا تھا وہ دور ہو جائیگا اور نماز کامل ہو گی۔ اگر کسی نے غلطی کرنے کے بعد سجدۂ سہو نہیں کیا تو اس کی نماز ناقص ہو گئی اور اگر کوئی قصداً اس قسم کی غلطی کرے تو

وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ہم تمہاری آسانی کے لئے چند مثالیں پیش کرتے ہیں، وہ یہ ہیں :۔ دیکھو اگر تم بھول سے نماز میں تین سجدے کرو گے یا تمہارا درمیانی قعدہ چھوٹ جائے یا تم نے دو رکوع کر لئے یا تم پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گئے یا امام ظہر یا عصر نماز میں قرأت اونچی آواز سے پڑھے یا فجر یا مغرب، عشاء نمازوں میں سے کسی رکعت میں قرأت سراً یعنی چپکے سے پڑھے۔ ان تمام صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ ہاں بچو! یہ بات بھی یاد رکھو کہ اگر مقتدی غلطی کرے تو اس سے اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ جماعت میں امام کی غلطی کی وجہ سے امام اور مقتدی دونوں پر سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

سوالات

۱۔ بتاؤ نماز کن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے؟

۲۔ سجدۂ سہو سے کیا مطلب ہے اور یہ کب واجب ہو جاتا ہے؟

۳۔ اگر کسی نے ظہر نماز میں قرأت اونچی آواز سے پڑھی یا امام نے مغرب نماز کی قرأت پست آواز سے پڑھی تو کیا اس کی نماز جائز ہو جائے گی۔؟

۴۔ ایسی چند مثالیں پیش کرو جن سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

نواں باب

نمازِ جنازہ کا بیان

میّت کی نماز فرض کفایہ ہے اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمّے سے ساقط ہو گی۔ اگر کسی نے نہیں پڑھی تو سب لوگ گنہگار ہوں گے

جب مُسلمان وفات پاتا ہے تو اُس کو پُورے اہتمام کے ساتھ غسُل دیا جاتا ہے پھر اُس کے لیئے ایک خاص طریقہ سے مغفرت کی دُعاء مانگی جاتی ہے اسی دُعا کا نام نمازِ جنازہ ہے اور نمازِ جنازہ صحیح ہونے کے لیئے ہمارے دین میں پانچ شرطیں ہیں :۔ ۱۔ میّت کا مُسلمان ہونا ۲۔ میّت کا پاک ہونا ۴۔ ستر کا ڈھکا ہُوا ہونا ۵۔ میّت کا امام کے آگے ہونا *

نمازِ جنازہ تین وقتوں میں پڑھنا مکروہ ہے :۔ ۱۔ سُورج چڑھتے وقت ۲۔ دوپہر یعنی زوال کے وقت ۳۔ سُورج ڈوبتے وقت۔

ان تینوں وقتوں کو "اوقاتِ مکروہہ" کہتے ہیں اس لیئے ان اوقات میں نہ تو نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیئے اور نہ ہی کوئی اور فرض یا نفل نماز۔

نمازِ جنازہ کی نیّت :۔ "میں خُدا تعالیٰ کے لیئے اس امام کے پیچھے نمازِ

جنازہ پڑھتا ہوں"۔ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں ہیں جن کی ترکیب یہ ہے:۔
پہلی بار ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو پھر یہ دُعاء پڑھو:۔
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اس کے بعد ہاتھ اُٹھائے بغیر اَللّٰہُ
اَکْبَرُ کہو۔ اگر میّت بالغ ہو تو یہ دُعاء پڑھو:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ
مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا
اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور اگر میّت نابالغ ہے تو یہ دُعاء پڑھو:۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا
وَّمُشَفَّعًا۔ اس دُعاء کے بعد ایک دفعہ پھر ہاتھ اُٹھائے بغیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہو اور دائیں طرف مُنہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہو اور دائیں
طرف مُنہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہو۔ نمازِ جنازہ ختم ہو گئی

باقی نمازوں کی طرح نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے بھی باوضو اور صاف
و پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی وقت جلدی کی وجہ سے کسی شخص کو وضوء

اگر میّت عورت ہو تو "ہٗ" کی جگہ "ھا" پڑھو۔ اگر نابالغ لڑکی ہو تو شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا
کی جگہ شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھو۔

کرنے کی گنجایش نہ ہو تو اس صورت میں تیمم کرنا کافی ہے۔

جنازہ کے بعد جب میت سپردِ خاک کرنے کے لئے قبرستان لیا جاتا ہے تو میت کے پیچھے چلتے ہوئے اونچی آواز سے کلمۂ شریف پڑھنا مکروہ ہے، اور اگر کوئی دل میں پڑھے تو جایز ہے ÷

سوالات

۱۔ نمازِ جنازہ کی کیا حقیقت ہے؟ ۲۔ نمازِ جنازہ کی ترکیب بتاؤ۔
۳۔ نمازِ جنازہ کی صحت کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟
۴۔ اوقاتِ مکروہہ کن کو کہتے ہیں؟ ۵۔ بتاؤ نمازِ جنازہ فرض ہے یا واجب؟

دسواں باب

روزے کا بیان

عزیز بچو! اب ہم تم کو اسلام کے دوسرے رُکن صوم کے ضروری احکام اور اہم مسائل بتانا چاہتے ہیں، اُن کو اچھی طرح سمجھو۔

صوم (روزہ) کے معنی ہیں "صبح صادق کے ظاہر ہو جانے سے سورج ڈوب جانے تک نیت کے ساتھ کھانا پینا اور خاص نفسانی لذت

چھوڑ دینا"۔ ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا ہر عاقل و جوان تندرست پر فرض ہے۔ اور جو شخص اُس کے فرض ہونے کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ اگر اس مہینے کا روزہ کسی عذر سے نہ رکھا جائے تو اُس کی قضاء فرض ہے۔ نذر اور کفارے کا روزہ واجب ہے۔ اس کے سوا باقی سب نفل۔

رمضان اور نذرِ مُعیّن کے روزے کی نیّت رات سے دوپہر تک کرنی درُست ہے مگر قضاء کفارہ اور نذرِ غیر مُعیّن کے لئے رات ہی سے نیت کرنی چاہیئے روزہ رکھنے کے لئے پچھلی رات سحری کھانا سُنّت ہے۔ یعنی سحری آخری رات میں کھانا مُستحب ہے اور اُس میں حتّٰی الاِمکان تاخیر کرنی چاہیئے لیکن اتنی تاخیر نہیں کہ صُبحِ صادق کے بعد تک کھاتا جائے۔ اس طرح روزہ خراب ہو جاتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا سُنّت ہے۔ سُورج غروب ہوتے ہی روزہ کھولنا چاہیئے۔

روزہ دار بچّو! جب تم روزہ کھولا کرو گے تو تازہ یا خُشک خرما سے روزہ کھولا کرو۔ اگر تازہ یا خُشک کھجور نہ مِلے تو پانی سے روزہ کھولا کرو۔ ایسا ہی ہمارے پیارے نبیؐ کا طریقہ تھا جسے سُنّت کہتے ہیں۔ یاد رکھو شخص روزہ رکھ کر گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت اور بُرے کام نہ چھوڑے اُس کا روزہ مقبول نہیں ہوتا۔

اگر شک کی رات مثلاً شعبان کی تیسویں رات کو بادل ہوں تو روزہ

نہیں رکھنا چاہیئے۔ شک کی رات اس طرح نیت کرنا درست نہیں کہ اگر کل رمضان کا دِن ہو تو میرا روزہ ہو گا نہیں تو روزہ نہیں ہو گا۔ جس شخص نے اکیلے ہی رمضان کا چاند دیکھا تو وہ دونوں صورتوں میں روزہ رکھے خواہ اُس کی بات مانی جائے یا نہ۔ اور اگر کسی نے تنہا عید کا چاند دیکھا ہو اور اُس کی بات نہ مانی جائے تو اُسے بھی روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور اگر ان حالتوں میں افطار کر لے تو قضاء واجب ہو گی۔ اور کفارہ نہ دے۔

اگر آسمان پر ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لئے ایک عادل شخص کی گواہی کافی ہے۔ مگر شوّال اور ذی الحجہ کے لئے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ جب مطلع صاف ہو۔ آسمان پر ابر یا غبار نہ ہو تو تینوں مہینوں کے لئے شرط ہے کہ بہت سے ایسے آدمی گواہی دیں جن کے سچے ہونے پر عقل یقین کرے۔

جب مطلع صاف نہ ہو اور اگر ایک عادل شخص کی گواہی پر رمضان کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھا گیا ہو اور اس طرح سب لوگوں نے تیس روزے پورے کر لئے ہوں اور تیسویں دِن پھر ابر ہو تو اس صورت میں اس شخص کی گواہی پر افطار نہیں کریں گے جب تک کہ دو عادل گواہی نہ دیں۔

عادِل وہ ہے جو کبیرہ گُناہ نہ کرے اور صغیرہ گناہوں سے بھی حتیّٰ المقدور پرہیز کرتا ہے۔

اِن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹ جاتا:۔

۱۔ تیل لگانا ۲۔ سُرمہ لگانا ۳۔ کسی کی غیبت کرنا ۴۔ کرنے پر قے کرنا ۵۔ کان میں پانی ٹپکانا ۶۔ غبار یا دھواں حلق میں چلا جانا۔ ۷۔ مِسواک کرنا۔

مکروہاتِ روزہ:۔ یعنی وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

روزہ دار کا کسی چیز کو چکھنا اور چبانا اگرچہ وہ اُسے حلق کے نیچے نہ جانے دے مکروہ ہے مگر بچّے کی ماں کیلئے ضرورت کیوقت ایسا کرنا مکروہ نہیں۔

سوالات

۱۔ روزہ سے کیا مطلب ہے؟

۲۔ روزہ کِس شخص پر فرض ہے؟

۳۔ کِس کِس چیز سے روزہ کھولنا سُنّت ہے؟

۴۔ شک کے دِن روزہ رکھنا کیسا ہے؟

۵۔ روزہ دار کو کِن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے؟

۶۔ کِس صُورت میں ایک عادل آدمی کی گواہی دُرست ہے؟

دیندار بچو! کبھی روزہ دار روزوں میں کوئی غلطی کرتا ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے۔ تو اب ہم تمہارے لئے اُن چیزوں کی بھی وضاحت کرتے ہیں جن کی وجہ سے قضا یا کفارہ لازم آجاتا ہے۔

مُفسداتِ صوم: یعنی وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:۔

(۱) جان بُوجھ کر کھانا پینا ۲۔ روزہ یاد ہو اور کُلی کرتے وقت ارادے کئے بغیر پانی حلق میں چلا جائے ۳۔ کوئی زبردستی افطار کرائے ۴۔ کان یا ناک میں دوا ڈالی جائے ۵۔ سر کے زخم میں دوائی لگائیں اور دماغ میں چلی جائے ۷۔ کنکریاں نگل جائیں ۸۔ اپنی خواہش سے مُنہ بھر کے قے کی جائے ۹۔ سحری کھالیں یا روزہ افطار کرلیں اس شُبہ میں کہ رات ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ دِن تھا ۱۰۔ بھولے سے کھاپی لیا اور اُس شُبہ میں کہ اب روزہ نہیں رہا پھر قصداً کھاپی لیا۔

پہلی صُورت کے سِوا ان تمام صورتوں میں صرف قضا واجب ہوگی۔ یعنی دن کے بدلے دِن اور پہلی صُورت میں کہ رمضان کے دِن میں بغیر شرعی عُذر کے کھانے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہو جاتے ہیں۔

کفارہ:۔ ایک روزہ توڑنے کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا چاہئیے

اگر یہ نہ ہو سکے تو متواتر دو مہینے روزہ رکھنا چاہیئے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔

وہ لوگ جو روزہ رکھنے سے معذور ہیں:۔

۱۔ بہت بوڑھا آدمی جب روزہ نہ رکھ سکے تو اُس پر روزہ رکھنا فرض نہیں بلکہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے جو صدقۂ فطر کے برابر ہو ۲۔ حاملہ عورت ۳۔ دُودھ پلانے والی عورت، جب اُسے اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو ۴۔ وہ بیمار جسے روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو ۵۔ وہ مُسافر جسے روزہ رکھنے سے نقصان ہو۔ بعض عُلماء کے نزدیک اُسے روزہ رکھنا مُستحب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اُسے روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

بچو! یہ بات یاد رکھو کہ جب ان لوگوں کا عُذر جاتا رہے تو اُن پر روزہ نہ رکھے ہوئے دِنوں کی قضا لازم آجائے گی۔ یعنی ایک دن کے بدلے ایک دن۔

سال کے اِن ایّام میں روزہ رکھنا منع ہے:۔

۱۔ عیدُالفطر ۲۔ عیدالضحیٰ ۳۔ ذی الحجہ کی گیارہویں سے تیرہویں تاریخ تک۔

مُستحب روزے:۔ ۱۔ ماہِ شوّال میں عید کے دن کے بعد چھ

دن کے روزے۔ یہ روزے متواتر اور جُدا جُدا ۔ دونوں طرح رکھنے جائز ہیں۔

۲۔ ایّامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو۔

اعتکاف: اِعتکاف سُنّتِ مؤکّدہ ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ روزہ دار ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہو، عبادت کی نیّت سے ٹھہرا رہے۔ ٹھہرنے کی مدّت کم سے کم ایک دن رات ہے۔ مگر امام محمدؒ کے نزدیک اعتکاف ایک ساعت کی ہے، زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ مسجد میں مُعتکِف کو کھانا پینا، سونا، نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد میں نکلنا، سودا سامنے رکھے بغیر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ مسجد میں ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا سُنّتِ مؤکّدہ ہے۔

گیارھواں باب

زکوٰۃ کے بیان میں

پیارے بچّو! تم نے آسان دینیات کے دوسرے حصّہ میں پڑھا ہے کہ دینِ اسلام میں چوتھا رُکن زکوٰۃ ہے۔ آج ہم تم کو زکوٰۃ سے متعلّق چند اہم باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ تو اچھّی طرح سمجھ لو:-

۱- جب عاقل، بالغ، آزاد مسلمان کے قبضے میں ایسا تجارتی مال ہو جو بڑھ رہا ہو یا بڑھ سکتا ہو اور اُس پر ایک سال گذر چکا ہو اور اُس نصاب کے موافق ہو جو خدا تعالیٰ نے اُس کے لئے مقرر کیا ہے۔ تب اُس مال پر ہر سال چالیسواں حصہ خدا کے لئے صحیح مصرف پر خرچ کرنا فرض اور ضروری ہو جاتا ہے۔ اسمیں یہ حکمت ہے کہ آسان طریقہ سے غربت و مسکینی دُور کرنا اور یہ کہ سب خدا کے بندے اُس کی دی ہوئی دولت سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ یاد رکھو کہ:-

۲- جو چیزیں اپنے استعمال میں ہوں اُن کی زکوٰۃ نہیں۔ جیسے کھانے کا غلہ، پہننے کے کپڑے، گھریلو اسباب، سواری کے جانور، مزدوری کے اوزار، پڑھنے کی کتابیں وغیرہ۔

۳- جو مال اصلی حاجت سے زیادہ ہو جیسے رہنے کے مکان کے سوا کوئی اور مکان، حاجت سے زیادہ برتن اور دوسری ایسی ہی چیزیں اگر ان میں تجارت کی نیت ہو تو زکوٰۃ دینی پڑے گی ورنہ نہیں۔

۴- جو شخص قرضدار ہو وہ اپنے مال سے قرض کی رقم کو کم کر کے باقی پر اگر نصاب کے برابر ہو زکوٰۃ دے اور اگر خدا کا فرض ہے جیسے نذر، کفارہ تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی۔

۵۔ **نصاب** مال کی اُس مقررہ مقدار کو کہتے ہیں جس کے موجود ہونے پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ہر ایک شے کا نصاب ذیل میں دیکھو:۔

نام شے	نصاب	وہ حصّہ جو زکوٰۃ میں دینا ہے	مقدارِ زکوٰۃ
چاندی	۵۲ ½ تولے	چالیسواں حصّہ	ایک تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی
سونا	۷ ½ تولے	"	۲ ماشہ ۲ رتی
مالِ تجارت	۷ ½ تولے سونے کی قیمت کا	"	چالیسویں حصّہ کی قیمت

۶۔ سونا، چاندی سکہ دار ہو، خواہ معمولی ہو، خواہ زیور، سب پر زکوٰۃ ہے۔ پانچ اُونٹوں، تیس بھینسوں یا گایوں اور چالیس بھیڑ بکریوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اِن کے مسئلے تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔ تجارت کے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۷۔ **مصارفِ زکوٰۃ** یعنی وہ لوگ جن پر زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے، قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق وہ یہ لوگ ہیں۔

(۱) فقیر یعنی وہ شخص جو مالکِ زکوٰۃ نہ ہو۔ (۲) مسکین جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو (۳) زکوٰۃ وصول کرنے والا جسے اس کام کے عوض اپنی محنت کے موافق روپیہ دیا جائے (۴) مکاتب یا غلام کا آزاد کرنا۔

(۵) قرضدار یعنی وہ شخص جس پر کسی کا قرضہ ہو اور اُس کا ادا کرنا خود اُس کے لیئے مُشکِل ہو جائے (۶) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیئے جہاد کرنیوالوں پر جبکہ وہ اس کی طرف مُحتاج ہوں. (۷) مُسافر لوگوں پر اگرچہ وہ اپنے ملک میں مالدار ہوں. اس زمانہ میں مدارِس عربیہ اور دینی تعلیم جاری کرنے کے لیئے زکوٰۃ دینا درُست ہے بشرطیکہ واقعی طور پر دین کی حفاظت کے لیئے ہو.

۸۔ **وہ جگہیں جن پر مالِ زکوٰۃ خرچ کرنا درُست نہیں ہے.**

(۱) مسجد بنانا (۲) میّت کو کفن دینا (۳) میّت کا قرض ادا کرنا. (۴) غلام خرید کر پھر آزاد کرنا (۵) اپنے بزرگوں مثلاً باپ، دادا، نانا، نانی کو زکوٰۃ دینا (۶) اپنی اولاد مثلاً بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی کو دینا. (۷) خاوند کا اپنی بیوی کو دینا (۸) بنی ہاشم یعنی حضرتِ علی رضؓ، حضرت عبّاس رضؓ، حضرت جعفر رضؓ، حضرتِ عقیل رضؓ اور حضرتِ حارث رضؓ کی اولاد اور اُن کے غلاموں کو دینا. (۹) دولتمند یعنی مالکِ نصاب کو دینا.

۹۔ **صدقۂ فطر**: صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے جو نصابِ زکوٰۃ کا مالک ہو اور وہ اُس کی حاجتِ اصلی سے زیادہ ہو.

۱۰۔ صدقۂ فطر میں گیہوں دینا مستحب ہے اور منقے، کھجور، جَو، جوار، باجرا، مکّی، چاول، مونگ وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ صدقۂ فطر میں گیہوں، آٹا، ستو یا کشمش پونے دو سیر اور چھوارے یا جَو ساڑھے تین سیر دینے چاہئیں اور باقی غلّات سے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت میں جس قدر غلّہ آتا ہو اُتنا دینا چاہیئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت دینی چاہیئے۔

۱۱۔ صدقۂ فطر عیدالفطر کی صُبح ہونے سے واجب ہوتا ہے اور عید نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ اور اگر وہ شخص جس پر صدقۂ فطر واجب ہے، نہ دے گا تو اُس کے ذِمّہ باقی رہے گا۔

۱۲۔ صدقۂ فطر ان لوگوں کی طرف سے دینا چاہیئے: (۱) اپنی طرف سے (۲) اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے (۳) اپنی لونڈی یا غلام کی طرف سے

۱۳۔ اپنی بیوی اور بالغ اولاد کی طرف سے نہ دے بلکہ ان لوگوں کو خود دینا چاہیئے تاکہ وہ آئندہ اپنی دینی ذِمّہ داری کا احساس کریں۔

یہ ہیں زکوٰۃ کے مختصر مسئلے۔

سوالات

۱- زکوٰۃ سے کیا مطلب ہے؟ ۲- نصاب کسے کہتے ہیں؟
۳- زکوٰۃ کن چیزوں پر واجب نہیں؟ ۴- زکوٰۃ کے مصارف کیا ہیں؟
۵- صدقۂ فطر کن لوگوں پر واجب ہے اور یہ کب دیا جاتا ہے؟
۶- کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔؟

بارھواں باب

حج کا بیان

بچّو! تم نے پڑھا ہے کہ اسلام کا پانچواں رُکن حج ہے۔ اب تم حج کا مطلب سمجھ لو۔ جو مسلمان عاقل، بالغ، آزاد، آنکھوں والا اور اتنا مالدار ہو کہ اُس کو کعبۂ شریف کی زیارت کے لئے جانے اور اپنے گھر واپس آنے تک اتنے اخراجات ہوں جو اُس کے اور اُس کے بال بچّوں کے لئے کافی ہوں تو اُس پر اپنی عُمر میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ راستہ میں امن ہو۔ یعنی کسی قسم کا جانی خطرہ نہ ہو۔ عورت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اُسے اپنا خاوند، یا باپ، دادا یا بھائی

وغیرہ قریبی رشتہ دار ساتھ ہو۔ اس کے بغیر وہ حج کو نہیں جا سکتی۔

حج کے اہم کام :۔ ۱۔ غسل[1] کر کے احرام باندھنا ۲۔ کعبۂ شریف کا طواف کرنا ۳۔ نویں ذی الحجہ عرفات میں پہنچنا ۴۔ دسویں ذی الحجہ کی رات میں مزدلفہ میں پہنچنا ۵۔ دسویں، گیارہویں، بارہویں تاریخ میں منیٰ میں ٹھہرنا، وہاں قربانی کرنا، جماروں پر کنکریاں مارنا ۶۔ مدینہ شریف جا کر اپنے پیارے پیغمبر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی زیارت کرنا۔

ذبح کرنے کے احکام

بچو! اب ہم تم کو حلال جانوروں کے ذبح کرنے کا طریقہ بتانا چاہتے ہیں۔ کچھ یہ بات قدرتی ہے کہ مسلمان دوسری قوموں سے زیادہ گوشت کھاتے ہیں۔ اس لئے ان کو ذبح کرنے کا طریقہ خصوصی طور پر معلوم ہونا چاہیئے کیونکہ جو جانور اسلامی دستور کے مطابق ذبح نہ کیا جائے وہ مُردار ہو جاتا ہے اس لئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ اچھی طرح معلوم ہونا چاہیئے اور ان چیزوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ ذبح کرتے

---

[1] ان میں سے یہ تین کام فرض ہیں :۔ ۱۔ غسل کر کے احرام باندھنا ۲۔ نویں تاریخ کو عرفات میں پہنچنا ۳۔ طوافِ زیارت کرنا۔ ان کے بغیر باقی کام واجب یا سنت ہیں:

وقت یہ چار رگیں کاٹنی چاہئیں :- (۱) نرخرا جس سے سانس آتی ہے (۲) مری جس سے کھانا اور پانی پیٹ میں جاتا ہے (۳، ۴) دو شہ رگیں جن میں سے خون دوڑتا پھرتا ہے۔ یہ دو رگیں نرخرا اور مری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے تین رگیں بھی کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہو جائے گا۔

ذبح کس چیز سے کرنا چاہیئے؟ ذبح ایسے دھار والے چاقو، چھری وغیرہ سے کرنا چاہیئے جو ان چاروں رگوں کو کاٹ کر خون بہا دے۔ مگر اُن دانتوں اور ناخنوں سے جو بدن میں لگے ہوں، ذبح کرنا درست نہیں۔ ذبح میں یہ چیز مستحب ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹانے سے پہلے چھری کو تیز کیا جائے۔

ذبح میں یہ باتیں مکروہ ہیں :- ۱۔ جانور کو لٹا کر چھری تیز کرنا۔ ۲۔ جانور کو پاؤں سے پکڑ کر مذبح کی طرف گھسیٹنا ۳۔ گردن کے پیچھے سے ذبح کرنا ۴۔ جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اُتارنا۔ یا سر کاٹنا مکروہ ہے ۵۔ ایسی سختی سے ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے۔

مسلمان اور اہلِ کتاب کا جانور کو ذبح کرنا درست ہے۔ اسی

طرح لڑکی، عورت، گونگے، بے ختنہ اور بے غسل کا ذبح جائز ہے۔ مُشرک، مُرتد اور قصداً بسم اللہ نہ پڑھنے والے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں اور جب کوئی جانور اللہ کے سِوا کسی مخلوق کے نام پر ذبح کیا جائے تو حرام ہے۔ گائے، بکری کو ذبح اور اُونٹ کو نحر کرنا جائز ہے۔ نحر گردن کے نیچے بَرچھا مارنے کو کہتے ہیں۔ ذبح شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا ضروری ہے۔

سوالات

۱. ذبح میں کتنی رگیں کاٹی جاتی ہیں؟
۲. نرخرا کس رگ کا نام ہے؟
۳. ذبح کے مستحبات کیا ہیں؟
۴. ذبح میں کونسی چیزیں مکروہ ہیں؟
۵. جو جانور اسلامی دستور کے مطابق ذبح نہ کیا جائے، کیا وہ حلال ہے؟
۶. بتاؤ کس کس شخص کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے؟

قربانی کے احکام

پیارے بچّو! تم میں سے بہت سے بچّے ایسے ہیں جن کے ماں باپ ہر سال قربانی کرتے ہیں۔ اس لئے آج کے سبق میں تم کو قربانی کے فرض مسئلے بتائیں گے:۔

قربانی کرنا اُس شخص پر واجب ہے جس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔

بکرا، بکری، مینڈھا اور بھیڑ میں سے کوئی جانور ہو ایک شخص سے قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ اور اونٹنی میں سے ہر ایک جانور سات آدمیوں کی طرف سے ایک قربانی میں دیا جا سکتا ہے جبکہ سب کی نیت قربانی کی ہو۔ ورنہ نہیں۔

قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صُبح سے بارھویں ذی الحجہ کی شام تک ہے۔ مگر شہر والوں کے لئے نمازِ عید سے پہلے قربانی کرنا دُرست نہیں. گاؤں والے جہاں جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی وہ صُبح نکلتے ہی قُربانی کر سکتے ہیں۔ قُربانی کے جانوروں کی عُمر مندرجۂ ذیل فہرست کے مُطابق ہونی چاہیئے۔ اس سے کم عُمر کے جانور قربانی کے لائق نہیں ہوتے۔ اس عمر یا اس سے زیادہ کے جائز ہیں۔

بکرا، بکری اور بھیڑ پُورا ایک برس۔ گائے، بیل اور بھینس پُورے دو برس۔ اُونٹ اور اُونٹنی پُورے پانچ برس۔

دُنبہ اور مینڈھا چھ ماہ کے بھی لگ سکتے ہیں جبکہ وہ اتنے تنومند اور چاک ہوں کہ دُور سے ایک برس کے دِکھائی دیتے ہوں۔ نیچے

لکھے ہوئے جانور قربانی کے لائق نہیں :-

۱۔ اندھا ۲۔ کانا ۳۔ لنگڑا ۴۔ بہت دُبلا ۵۔ جِس کی دُم یا سینگ یا کان ایک تہائی سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں۔

قربانی کا گوشت :- قربانی کرنے والا آپ کھائے اور دوسروں کو کِھلائے مگر بہتر یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت خیرات کرے، دوسری تہائی دوستوں اور رِشتہ داروں میں بانٹے اور ایک تہائی اپنے لئے رکھے۔

جو شخص خود اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو وہ خود قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔ قربانی کے جانور کا چمڑا خُدا کے لئے دینا چاہئیے۔ قصائی کو اُجرت میں چمڑا یا گوشت دینا دُرست نہیں۔ اگر کھال بیچ لی جائے تو جو رقم وصول ہو صدقہ کرنی چاہئیے۔

سوالات

۱۔ قربانی کِس پر واجب ہے؟
۲۔ قربانی کے جانور کی کتنی عُمر ہونی چاہئیے؟
۳۔ کِس کِس جانور کی قُربانی دُرست نہیں؟
۴۔ قربانی کے کتنے دِن ہوتے ہیں؟

تیرھواں باب

دیندار بچو! مسلمانی کا دارومدار حلال و حرام چیزوں کے پہچاننے پر بھی ہے۔ اس لئے ہم نے تم کو سمجھانے کے لئے حرام جانوروں کی ایک مختصر فہرست تیار کی ہے۔ اس لئے تم ذبح کرنے سے پہلے حلال و حرام جانوروں میں اچھی طرح امتیاز کر لیا کرو اور اسی سے استاد کی توجہ سے تم کو حلال جانور بھی سمجھ میں آئیں گے۔

مندرجہ ذیل جانور حرام ہیں

۱۔ دانت سے شکار کرنے والے درندے ۲۔ پنجے سے شکار کرنے والے پرندے ۳۔ حشرات الارض یعنی وہ جانور جو زمین میں رہتے ہیں۔ جیسے چوہا، گھونس، سانپ وغیرہ ۴۔ بستی کے گدھے ۵۔ خچر ٦۔ گھوڑا ۷۔ گوہ ۸۔ کچھوا ۹۔ سیاہ کوا ۱۰۔ گدھ ۱۱۔ ابلق کوا جو مردار کھاتا ہے۔ ۱۲۔ ہاتھی ۱۳۔ جنگلی چوہا ۱۴۔ نیولا ۱۵۔ مچھلی کے سوا باقی دریائی جانور ۱٦۔ وہ حلال جانور جو ذبح نہ کیا جائے یا شکار نہ ہو تو کسی اور طرح مر جائے مگر

مچھلی اور ٹڈی ذبح کئے بغیر حلال ہیں۔

جس جانور کو تیز چیز مثلاً تیر وغیرہ یا سدھے ہوئے جانور سے شکار کیا جائے اُس کا کھانا بغیر ذبح کئے دُرست ہے مگر شرط یہ ہے کہ سدھے ہوئے جانور کو بسم اللہ الخ پڑھ کر چھوڑا گیا ہو۔ اگر پہلے اس پر بسم اللہ نہ پڑھیں یا سدھے ہوئے جانور کے ساتھ کوئی اور جانور مل جائے جو سدھا ہُوا نہ ہو یا سدھا ہُوا جانور شکار کر کے خود بھی کھائے یا تیز چیز کا زخم اس کی دھار کی طرف سے نہ لگے تو ان صُورتوں میں اُس کا کھانا جائز نہیں۔

سوالات

۱۔ حرام جانوروں میں سے کم سے کم بارہ جانوروں کے نام بتاؤ۔

۲۔ وہ کون سے جانور ہیں جو ذبح کئے بغیر حلال ہیں۔

۳۔ سدھا ہُوا شکاری جانور کسے کہتے ہیں؟

۴۔ شکاری جانور کی تعریف کرو۔

۵۔ وہ کون سا حلال جانور ہے جو کسی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے؟

(تمام شد)

یہ کتاب باہتمام شفیق احمد مزدور کوآپریٹو پریس سرینگر میں چھپوا کر شائع کی گئی

14 Pages

